Regd No. L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

تار کا پتہ : الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۰۷۹

الفضل

روزنامہ

لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم سہ شنبہ
۲ محرم الحرام سنہ ۱۳۷۲ ھجری

جلد ۴۰/۶ | ۲۳ تبوک ۱۳۳۱ ھش | ۲۳ ستمبر سنہ ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۲۳

سندھ میں ۵۶ لاکھ من فاضل چاول کی پیداوار

صوبے میں غذائی صورت حال بہتر ہونے کی توقع

حیدرآباد (سندھ) ۲۲ ستمبر۔ اس سال سندھ میں چاول کی فصل بہت اچھی ہوئی ہے۔ اندازہ ہے کہ ۵۶ لاکھ من چاول فاضل رہے گا۔ کل پیداوار دو کروڑ من کے لگ بھگ ہوگی۔ نئی فصل مارکیٹ میں آنے پر امید ہے صوبے کی غذائی صورت حال بہتر ہو جائیگی۔ پندرہ دن ہوئے دھان کی فصل کٹنی شروع ہوئی تھی چنانچہ اس کے بعد سے قیمتیں گرنی شروع ہو گئی ہیں۔ ہفتہ عشرہ کے بعد ان میں مزید کمی کا امکان ہے۔ حکومت کو توقع ہے فاضل چاول کے علاوہ ۱۴ لاکھ ٹن چاول مزید فراہم ہو جائے گا۔

ٹیلیفون کے آلات پاکستان میں بنیں گے

ایک کارخانے کا قیام

کراچی ۲۲ ستمبر۔ پاکستان میں اگلے سال کے آغاز سے ٹیلیفون کے آلات بننے شروع ہو جائیں گے یہ نیا کارخانہ صوبہ سرحد میں ہری پور کے مقام پر کھولا جا رہا ہے۔ اس کی تمام مشینیں درآمد کر لی گئی ہیں جسے نصب کرنے کے لئے جرمن انجینئر ہفتہ عشرہ میں پاکستان پہنچنے والے ہیں۔ اس کارخانہ میں ہر سال ٹیلیفون کے پانچ ہزار آلات تیار ہوا کریں گے جن سے پاکستان کی تمام ضروریات پوری ہو سکیں گی۔ گورنر جنرل عزت مآب غلام محمد اگلے ہفتہ اس کا سنگ بنیاد رکھ رہے ہیں۔

پاکستان پبلک سروس کمیشن کے نئے ممبر

کراچی ۲۲ ستمبر۔ پاکستان پبلک سروس کمیشن کے نئے ممبروں کے ناموں کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ مشرقی بنگال کے انسپکٹر جنرل پولیس کمیشن کے ممبر مقرر ہوئے ہیں۔ محکمہ تعلیمات پنجاب کے ڈائریکٹر مسٹر کرامت اور پنجاب و سرحد کے مشترکہ پبلک سروس کمیشن کے صدر نواب زادہ گل محمد خاں کو کمیشن کا ممبر مقرر کیا گیا ہے۔

بوائے اسکاؤٹس ایسوسی ایشن کیلئے

ایک لاکھ روپے کی منظوری

کراچی ۲۲ ستمبر۔ مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان میل جول بڑھانے کے فنڈ میں سے پہلی رقم پاکستان بوائے سکاؤٹس ایسوسی ایشن کو دی گئی ہے۔ مرکزی حکومت نے ایسوسی ایشن کیلئے ایک لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ یہ روپیہ مشرقی پاکستان کے سکاؤٹوں پر خرچ کیا جائیگا تاکہ وہ کراچی میں منعقد ہونیوالی جمبوری میں شریک ہو سکیں۔ یہ سنہ ۱۹۳۷ء کی آل انڈیا جمبوری کے بعد ایشیا میں اپنی قسم کی پہلی جمبوری ہوگی۔ خیال ہے کہ اس میں ۲½ ہزار سکاؤٹ شریک ہوں گے۔ بیرونی ملکوں کی اسکاؤٹس

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۲ ستمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے حسب ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔

۱۹ ستمبر۔ پاؤں کی درد کو قریباً آرام ہے۔ اسی طرح ہاتھ کی تکلیف کو بھی صرف ہاتھ میں کمزوری ہے بخار ۹۹ کے قریب رہتا ہے۔

۲۰ ستمبر۔ طبیعت ویسی ہی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۲ ستمبر۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کو ہائی بلڈ پریشر اور کھانسی کی شکایت ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مرکزی حکومت نے پنجاب کو اگلی فصل تک ایک لاکھ پچاس ہزار ٹن گیہوں دینا منظور کر لیا

گندم کی فراہمی کے اس نئے انتظام کے بعد صوبے کی تمام غذائی ضروریات پوری ہو جائیں گی

لاہور ۲۲ ستمبر۔ مرکزی حکومت نے پنجاب کو اگلی فصل تک ایک لاکھ پچاس ہزار ٹن گیہوں دینا منظور کیا ہے۔ آج یہاں مرکزی اور صوبائی عہدیداروں اور افسران بالا کی غذائی کانفرنس میں اس کا اعلان کیا گیا۔ کانفرنس کی صدارت گورنر پنجاب جناب اسمٰعیل چندریگر نے کی۔ مرکزی وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار۔ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں ممتاز محمد خاں دولتانہ اور پنجاب کے وزیر خوراک صوفی عبد الحمید بھی کانفرنس میں شریک ہوئے۔ آج کے اجلاس میں پنجاب کی ضروریات پر تفصیل سے غور کیا گیا۔ چنانچہ کانفرنس اس نتیجے پر پہنچی کہ اگرچہ صوبے میں اناج کی پیداوار تین لاکھ ٹن کے قریب کم ہے۔ لیکن اگلی فصل تک ایک لاکھ پچاس ہزار ٹن گیہوں کی ضرورت ہوگی۔ چنانچہ مرکز نے گیہوں کی یہ مقدار ان ذخیروں میں سے دینی منظور کر لی ہے جو بیرونی حکومتوں سے درآمد کئے جا رہے ہیں۔ اندازہ ہے کہ اس سے تمام ضروریات پوری ہو جائیں گی اور ان تمام علاقوں میں جہاں گیہوں کی بہم رسانی کا طریقہ رائج ہے یا جہاں آئندہ رائج کرنا ضروری ہوگا گیہوں بآسانی مہیا ہو سکیگا۔ پنجاب میں گیہوں درآمد کرنے کے انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں تاکہ گیہوں وقت پر پہنچ سکے۔ چار سپیشل گاڑیاں گندم لے کر پنجاب پہنچ چکی ہیں۔ مزید چھ گاڑیاں آئندہ ماہ کے وسط تک پہنچ جائیں گی۔

حکومت نے پنجاب میں چاول کی بہم رسانی کی ایک سکیم بھی تیار کی ہے جس کی تفصیلات کا اعلان ایک دو ہفتے تک کر دیا جائیگا

مرکزی وزیر خوراک پیرزادہ عبد الستار نے آج شام سرحد کے سول سپلائیز کے وزیر میاں جعفر شاہ سے صوبہ سرحد کی غذائی ضروریات کے بارے میں بات چیت کی۔ کل صبح وہ حکومت بہاولپور کے نمائندوں سے ملیں گے۔ اور کل شام پیداوار بڑھانے کے منصوبوں پر گورنر پنجاب سے تبادلہ خیالات فرمائیں گے۔

قاہرہ ۲۲ ستمبر۔ مشہور جرمن ماہر اقتصادیات مسٹر شاخٹ حکومت مصر کی دعوت پر آج قاہرہ پہنچے۔ وہ زرعی اصلاحات کے نفاذ اور بجٹ کی درجہ بندی کے متعلق حکومت کو مشورہ دیں گے

سوڈان کے مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے مجلس آئین ساز بنانے کا مطالبہ

قاہرہ ۲۲ ستمبر۔ مصری کابینہ آج رات سوڈان کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب نے اس بارے میں ایک یادداشت کا مسودہ تیار کیا ہے جس میں مصر اور سوڈان کے درمیان مکمل تعاون کی بڑی بڑی باتیں شامل ہیں۔ سوڈان کے نیشنل فرنٹ نے حکومت مصر کو ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں اس بات پر زور دیا ہے کہ مصر برطانیہ کو سوڈان میں مخلوط حکومت قائم کرنے اور مستقبل کا فیصلہ کرنے کے لئے آئین ساز مجلس بنانے کا مشورہ دے۔ وہاں کی امہ پارٹی نے بھی مطالبہ کیا ہے کہ مصر سوڈان کے بارے میں مضبوط اور واضح پالیسی اختیار کرے جس کی بنیاد یہ ہو کہ سوڈانیوں کو اپنے مستقبل کا خود فیصلہ کرنے کا حق دیا جائے اور وہاں سے تمام غیر ملکی فوجیں ہٹالی جائیں۔

سوڈان کے سر عبد الرحمٰن المہدی سوڈان کے مستقبل پر برطانیہ سے بات چیت کرنے کے لئے بدھ کو لنڈن پہنچنے والے ہیں۔ اس سے پہلے خبر آئی تھی کہ وہ آج لنڈن پہنچ رہے ہیں۔ لیکن بعد میں اس کی تردید کر دی گئی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمہ کی عظمت

"جو اخلاق فاضلہ حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کا قرآن شریف میں ذکر ہے وہ حضرت موسیٰؑ سے ہزار ہا درجہ بڑھ کر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تمام ان اخلاق فاضلہ کا جامع ہے جو نبیوں میں متفرق طور پر پائے جاتے تھے اور نیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا ہے اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ تو خلق عظیم پر ہے۔ اور عظیم کے لفظ کے ساتھ جس چیز کی تعریف کی جائے وہ عرب کے محاورہ میں اس چیز کی انتہائے کمال کی طرف اشارہ ہوتا ہے مثلاً اگر یہ کہا جائے کہ یہ درخت عظیم ہے تو اس سے یہ مطلب ہوگا کہ جہاں تک درختوں کیلئے طول و عرض اور تناوری ممکن ہے وہ سب اس درخت میں حاصل ہے۔ ایسا ہی اس آیت کا مفہوم ہے کہ جہاں تک اخلاق فاضلہ و شمائل حسنہ نفس انسانی کو حاصل ہو سکتے ہیں وہ تمام اخلاق کاملہ تامہ نفس محمدی میں موجود ہیں۔" (براہین احمدیہ ۵۰۸ حاشیہ در حاشیہ)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ ہم سے کام لے رہا ہے

(۱) فرمایا:- "ہمیں دین کا کام کرتے ہوئے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ ہم قربانی کر رہے ہیں۔ بلکہ یہ سمجھنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ ہم سے کام لے رہا ہے۔"

(۲) "اگر تم اس حقیقت کو نہیں سمجھتے۔ اگر تم دین کے لئے فقیر ہونا برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر تم دین کے لئے بھیک مانگنا پسند نہیں کر سکتے۔ اگر تم دینی خدمت کو ہفت اقلیم کی بادشاہت سے زیادہ اعزاز والا کام نہیں سمجھتے۔ تو تمہارے اندر ایک جو کے دانہ کے برابر بھی ایمان نہیں سمجھا جا سکتا۔"

(۳) "لوگ کہتے ہیں۔ کہ سوال کرنا بُری چیز ہے۔ میں بھی سمجھتا ہوں۔ کہ سوال کرنا بُری چیز ہے لیکن اگر خدا اور اس کے دین کے لئے ہمیں سوال کرنا پڑے۔ تو یہ کام ہمارے لئے عزت کا کام ہے۔"

(۴) "پس یہ مت خیال کرو۔ کہ تم دین کی خدمت کر کے کوئی قربانی کر رہے ہیں۔ یہ خدا کا احسان ہے کہ جو تم سے کام لے رہا ہے۔" (الفضل ۲۶ اگست ۱۹۳۴ء)

(۵) "ہر ایک احمدی اور تحریک جدید کا ہر مجاہد اس حقیقت کو سمجھتے ہوئے اب جبکہ تحریک جدید کے سال رواں سے دسواں مہینہ ختم ہو رہا ہے۔ وہ اپنے وعدہ دفتر اول اور دفتر دوم کی رقم اس ماہ کے آخر تک سو فی صدی پورا کر لے۔ کیونکہ سال رواں کے یہ آخری ایام گذر رہے ہیں۔

(۶) جن کے ذمہ سالم وعدہ قابل ادا ہے۔ اور ان کا بوجھ بھی بھاری ہے۔ وہ مالی مشکلات کے باعث یکمشت نہیں ادا کر سکتے ہیں۔ تو ۳۰ نومبر تک قسط وار ادا کریں۔ تا سال کی آخری میعاد سے قبل ان کا وعدہ پورا ہو جائے۔

(۷) عہدہ داران نوٹ کر لیں کہ اس ماہ کے آخر تک ان کا وعدہ بحیثیت جماعت ۸۰ فی صدی سے زیادہ وصول ہو جانا چاہیئے۔ جماعتوں اور افرادِ جماعت کو بھی اس امر کی اطلاع کی جا رہی ہے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب کا انتخاب

ضلعوار نظام کے امراء صاحبان کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ موجودہ امیر صاحب صوبہ پنجاب (مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا) کی میعاد تقرر ۳۰ ستمبر ۱۹۵۲ء کو ختم ہو رہی ہے اور آئندہ امیر کا انتخاب تین سال کے لئے زیر صدارت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۸ ستمبر کو بروز اتوار ۹ بجے صبح بمقام ربوہ مسجد مبارک میں ہوگا۔ لہذا ضلعوار امراء صاحبان کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اس انتخاب کے لئے ۲۷ ستمبر کی شام کو یا ۲۸ ستمبر کو ۸ بجے صبح تک ربوہ میں تشریف لے آئیں۔ تاکہ ۹ بجے جلسہ انتخاب میں شامل ہو سکیں۔ یہ بھی واضح رہے۔ کہ گذشتہ انتخاب کی طرح اس مرتبہ بھی امراء صاحبان کے ساتھ ضلعوار نظام کے دو دو سیکرٹری ہوں گے۔ لیکن اگر کسی ضلعوار امیر کے ساتھ فی الحال ضلعوار نظام کے سکرٹریوں کا تقرر نہ ہو۔ تو وہ اپنے طور پر دو ایسے دوستوں کو ہمراہ لیتے آئیں۔ جو سلسلہ کی خدمات کے لحاظ سے ممتاز حیثیت رکھتے ہوں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اس زمانے کے مجاہدات

"مجاہدات بھی ہر زمانے کے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں۔ اس زمانے میں تبلیغ اور نظام جماعت کی تکمیل کے مجاہدے زیادہ مقبول ہیں۔ اگر ہمارے سیکرٹری تندہی سے کام کریں۔ تو اس میں وہ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں" (حضرت خلیفۃ المسیح ثانی)

۵ اکتوبر یوم تحریک جدید کو اپنا سارا وقت وعدوں کی وصولی کے لئے ابھی سے وقف کر دیں۔

ایک گمنام خط کا جواب

ایک غیر احمدی دوست نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور خط لکھا ہے۔ مگر اپنا نام اور پتہ نہیں لکھا۔ جگہ کا نام بھی نہیں۔ صرف طالبِ حق غ م د لکھا ہے۔ اس لئے ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ خط لکھنے والے نے جو معیار صداقت لکھا ہے۔ درست نہیں۔ اس لئے ایسے خط کی طرف توجہ نہیں دی جا سکتی ہے۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

قافلہ قادیان کے متعلق ضروری اعلان

خواہشمند احباب مطبوعہ فارم پر درخواستیں بھجوا دیں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی حکومت کی منظوری کے تابع دسمبر کے آخری ہفتہ میں ایک زائرین کا قافلہ قادیان بھجوانے کی تجویز ہے۔ اس قافلہ کے کوائف حسب ذیل ہوں گے:

(۱) موجودہ تجویز کے مطابق یہ قافلہ لاہور سے ۲۵ دسمبر ۱۹۵۲ء کو بروز جمعرات روانہ ہوگا۔ اور ۳۰ تاریخ کو واپس آئے گا۔

(۲) قافلہ میں ایک سو افراد شامل کرنے کی تجویز ہے۔

(۳) مستورات کی شمولیت کے لئے بھی حکومت سے درخواست کی گئی ہے۔ لیکن نہیں کہہ سکتے۔ کہ حکومت اس تجویز کو منظور کرے یا نہ کرے۔

(۴) قافلہ کی شمولیت کے لئے ایسے اصحاب کو ترجیح دی جائے گی۔ جن کے قریبی رشتہ دار قادیان میں موجود ہیں۔ لیکن ایک قلیل تعداد امراء صاحبان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام وغیرہ کے لئے بھی ریزرو رکھی جائے گی۔

(۵) قافلہ میں شامل ہونے والوں کو آمد و رفت کے جملہ اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے۔ جس کے لئے قبل از وقت اندازہ کر کے ہر شخص سے ایک معین رقم پیشگی وصول کی جائے گی۔

(۶) درخواست کے لئے دفتر ہذا سے مطبوعہ فارم حاصل کی جائے۔ جو ایک آنہ میں مل سکتی ہے۔ اس فارم کے جملہ اندراجات پوری پوری صحت اور تعیین کے ساتھ بھرنے ضروری ہوں گے۔ اور اس پر مقامی امیر یا صدر کی تصدیق کرانی بھی ضروری ہوگی۔

(۷) دیگر دریافت طلب امور دفتر ہذا سے بذریعہ خط و کتابت معلوم کئے جائیں۔

(۸) یہ تمام انتظام حکومت کی منظوری کے ساتھ مشروط ہے۔ جس کے لئے درخواست بھجوائی جا رہی ہے۔ اور فیصلہ ہونے پر آخری صورت قرار پائے گی۔ (خاکسار مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ربوہ)

"یہی مُصلح موعود ہے" — ایک خواب

ایک دوست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں لکھتے ہیں:-

بحضور جناب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم کے بعد عرض ہے۔ یہ کہ بندہ اللہ بخش احمدی کا چھپورہ چاہ میراں روڈ کا رہنے والا ہے۔ آپ کو مصلح موعود نہیں مانتا تھا۔ بندہ نے چالیس دن خداوند کریم کے حضور دعا مانگی ہے۔ اس کے بعد خداوند کریم نے مجھے خواب میں یقین دلایا ہے کہ آپ ہی مصلح موعود ہیں۔ بندہ نے خواب میں حضور کو گھوڑے پر سوار دیکھا ہے۔ اور خدام احمدیہ کے نوجوان آپ کے گھوڑے کے آگے آگے ہیں۔ راستہ میں بٹالہ کی سڑک پر ایک پتھر کے میل پر میں کھڑا ہوں۔ اور شور پڑ رہا ہے۔ کہ مصلح موعود آ رہے ہیں۔ بندہ نے غور سے دیکھا۔ تو آپ ہی گھوڑے پر سوار ہیں۔ جب مصلح موعود کا لشکر گذر گیا ہے۔ تو اس کے بعد ایک اور شور پڑ رہا ہے۔ کہ ہاتھی آ رہے ہیں۔ بندہ نے سوچا۔ کہ ہاتھی سے کیسے جان بچائی جائے۔ پیچھے مولوی غلام رسول آ رہے ہیں۔ آن میں کہتا ہوں۔ کہ ہاتھیوں سے کیسے جان بچائی جائے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ تمہارے پاس مصلح موعود کا فوٹو ہے۔ یا نہیں۔ میں نے کہا کہ نہیں۔ مولوی صاحب نے شیشہ میں جڑا ہوا ایک فوٹو اپنے پاس سے دیا ہے۔ اور کہا۔ توبہ کرو۔ توبہ کرو۔ یہی مصلح موعود ہے۔ اس کے بعد میری جاگ کھل گئی۔ (آپ کا خادم اللہ بخش احمدی کا چھپورہ لاہور)

گمشدہ لڑکا

جلال الدین صاحب مالک سیلون ریسٹورنٹ ربوہ کا بیٹا بنام خالد سودا لینے کے لئے لائل پور گیا تھا۔ آج چند روز ہو گئے واپس نہیں آیا۔ معلوم نہیں کہاں ہے۔ اگر کسی صاحب کو اس کے متعلق کچھ خبر ہو۔ تو مہربانی کر کے ہم کو اطلاع دیں۔ اور ناظرین اخبار سے عرض ہے۔ کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچہ کو خیر و عافیت سے رکھے۔ اور خیر و عافیت سے جلد لائے۔ لڑکے کا نام خالد احمد ہے۔ مفتی محمد صادق ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ۔

روزنامہ —— الفضل —— لاہور
مورخہ ۲۳ ستمبر ۱۹۵۲ء

فرقہ دارانہ سوال

بعض شیعہ حضرات نے عجیب دو رخی پالیسی اختیار کر رکھی ہے۔ جب شیعوں کا اپنا معاملہ ہوتا ہے تو لمبے لمبے مقالے وعظ و نصیحت کے شائع کئے جاتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ پاکستان میں فرقہ دارانہ سوال پیدا کرنا پاکستان دشمنی کے مترادف ہے اور پاکستان کی جڑیں کاٹنا ہے۔ اور جب وہی لوگ جو شیعہ سنی اختلافی مسائل کو ابھار کر شیعوں اور سنیوں میں افتراق و تشتت کے جذبات کو ہوا دیتے ہیں۔ احمدیوں کے خلاف جوش خطابت اور زور قلم دکھاتے ہیں۔ تو یا تو یہ شیعہ حضرات بالکل خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور یا انہیں کے ہم آواز ہو کر احمدیوں کے خلاف اظہار خیال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اور بہت کم ایسا ہوا ہے کہ دبی زبان سے ہی ان شر انگیز عناصر کی مذمت اس ضمن میں کی ہو۔

شیعہ حضرات اچھی طرح جانتے ہیں کہ جو لوگ "تحفظ ختم نبوت" کی غلغلہ آرائی سے عوام میں احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی کرتے ہیں۔ ٹھیک وہی لوگ ہیں جو خلفائے ثلاثہ کے ناموس کے تحفظ کی وکالت سے شیعہ سنی تنازعہ کی خلیج کو وسعت دینے کی بھی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ مگر جب وہی لوگ شیعہ سنی تصادم کے لئے کچھ کرتے ہیں۔ تو شیعہ اخبارات چیخنے لگتے ہیں۔ اور شور بپا کر دیتے ہیں کہ لینا! لینا! ملک کی فضا خراب کرنے والوں کو پکڑنا۔ یہ پاکستان کے اتحاد کی جڑیں کھوکھلی کر رہے ہیں۔ لیکن جب وہی لوگ "تحفظ ختم نبوت" کے نام پر احمدیوں کی تخویف و ترہیب کرتے ہیں۔ انہیں اقلیت قرار دلانے اور چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی برطرفی وغیرہ کے مطالبات کرتے ہیں۔ تو بعض یہی شیعہ حضرات جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے۔ شر پسند عناصر کی خاموش یا عملی امداد کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

شیعہ حضرات کی اس دو رخی پالیسی کو ہم نہیں سمجھ سکے۔ جب وہ اپنے تنازعات کے متعلق پاکستان کے اتحاد و سالمیت کے اصول کی پناہ لیتے ہیں تو ظاہر ہے کہ وہ اس اصول کی عالمگیر حیثیت کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور اس بات کو مانتے ہیں کہ اعتقادی اختلافات کی بنا پر فرقہ دارانہ تنازعات ملک و قوم کے لئے ضرر رساں ہیں۔ اگر یہ اصول درست ہے۔ تو یقیناً یہ احمدیوں کے بارے میں بھی اسی طرح درست ہے۔ جس طرح شیعوں کے بارے میں درست ہے۔ وہابیوں اور حنفیوں کے تنازعات پر بھی اس کا اطلاق ویسے ہی ہوتا ہے۔ جیسا کہ شیعوں سنیوں کے تنازعات پر۔ اگر اعتقادی اختلافات پر ملک میں شورش خطرناک ہے۔ تو سب کے لئے یکساں طور پر خطرناک ہے۔ یہ نہیں کہ شیعوں سنیوں کی آپس میں سر پھٹول تو اور نوعیت رکھتی ہے۔ مگر احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی اور ان کی تخویف و ترہیب اور نوعیت رکھتی ہے۔

چند روز ہوئے ہم نے "درنجف" سے ایک شیعہ عالم کا ایک مضمون لفظ بلفظ نقل کیا تھا جس میں مندرجہ ذیل الفاظ بھی صاحب مضمون نے لکھے ہیں۔

"اگر کبھی ان (شورش پسندوں ناقل) کو اس گروہ (احمدیوں ناقل) سے فرصت ملی تو دوسرا قدم ہماری گردنوں پر رکھیں گے وہی ہتھیار جو آج قادیانیوں کی گردن پر چلا رہے ہیں کل کو براہ راست تیز کر کے ہماری گردنوں پر چلائیں گے"۔

یہ حوالہ دے کر مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے اپنے ایک مضمون میں جو ۲۰ ستمبر ۵۲ء کے الفضل میں شائع ہوا ہے۔ اس کی تصدیق کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ مگر "درنجف" اس پر خواہ مخواہ جز بز ہو رہا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے۔

"قادیانی عقیدہ کا ترجمان اخبار الفضل نے عوام میں مغالطات پھیلانے کا اہم سلسلہ جاری کر دیا ہے"۔

(درنجف ۱۴ ستمبر ۵۲ء)

"درنجف" والا مندرجہ بالا مضمون شیعوں کے مشہور ہفت روزہ "رضا کار" میں بھی لفظ بلفظ شائع ہوا ہے۔ پھر یہ خیال جو ہم نے اوپر اس مضمون سے نقل کیا ہے۔ تقریباً تمام شیعہ اخبار "درنجف" سمیت کئی بار ظاہر کر چکے ہیں۔ لیکن عجیب بات ہے۔ کہ شیعہ اخبارات اگر یہ خیال ظاہر کریں تو "درنجف" کو ان پر کوئی اعتراض نہیں۔ اور ویسے بھی تھوڑا سا فکر و غور کرنے والا انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ جب وہی لوگ جو احمدیوں کے خلاف شر انگیزی کر رہے ہیں۔ شیعوں کے خلاف بھی کر رہے ہیں۔ تو لازماً آج اگر وہ احمدیوں کو جس ہتھیار سے ذبح کرنے کی کوشش میں شیعوں کا تعاون چاہتے ہیں۔ یقیناً کل وہ یہی ہتھیار شیعوں کی گردنوں پر بھی چلا سکتے ہیں۔ اور ضرور چلائیں گے۔ پھر نہ معلوم "درنجف" کو کیا اعتراض ہے؟ ہم یہاں "درنجف" کے اسی پرچے سے اداریہ کا کچھ حصہ نقل کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوگا کہ "درنجف" کے مضمون کے مندرجہ بالا حوالہ میں صداقت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اور اگر الفضل میں مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے اس حوالہ کے متعلق کچھ لکھا ہے۔ ان کی نیت معاذ اللہ یہ نہیں ہے۔ کہ شیعہ سنی مناقشات میں اضافہ ہو۔ بلکہ یہ ہے کہ شیعوں کو دوغلہ پالیسی چھوڑ کر اس اصول کی پابندی نہایت مضبوطی سے کرنی چاہیئے۔ جو وہ پاکستان کی سالمیت کے لئے اپنے تعلق میں پیش کرتے ہیں۔ انہیں اس اصول کی عالمگیری کا احساس ہونا چاہیئے اور سمجھنا چاہیئے۔ کہ اگر شیعوں کے خلاف فرقہ دارانہ اشتعال انگیزی پاکستان کے لئے بُرے نتائج پیدا کر سکتی ہے۔ تو احمدیوں کے خلاف ایسا کرنا بھی وہی نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ اور جب یہ شر انگیز گروہ شیعوں کے ساتھ منافقانہ تعاون کر کے خدانخواستہ احمدیوں کو نمٹ لیں گے تو اسی طرح پھر شیعوں کے درپے ہو جائیں گے۔ چنانچہ خود "درنجف" اپنے اداریہ میں رقمطراز ہے۔

"شیعہ سنی مصالحتی بورڈ یہاں کیا کرے گا۔ جبکہ پریس لگاتار شیعہ سنی منافرت کی خلیج کو وسیع کرنے میں مصروف ہے۔ "درنجف" پانچ سال سے برابر احتجاج کر رہا ہے کہ مسلمانان پاکستان کی تمامتر کامیابیاں ناکامی میں تبدیل ہو جائیں گی۔ اگر فرقہ دارانہ لعنت کو پریس اور سٹیج پر ہوا دی گئی ہمیں اس پنج سالہ کارکردگی پر فخر ہے کہ تخریبی عناصر کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا ساتھ ساتھ ازالہ کر دیا گیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہمیں افسوس ہے کہ اس دھاندلی میں سلسلہ جوابات اس قدر طویل ہو گیا ہے کہ کما حقہ ملکی تعمیر کا کام کرنے کی فرصت نہیں دی جاتی۔ اور بھارت کے اخبارات میں جب ہم اس طعن و تشنیع کا مطالعہ کرتے ہیں کہ آزاد پاکستان میں مسلمانوں کی خانہ جنگی کے سامان پیدا کئے جا رہے ہیں۔ تو ہماری گردن شرم و ندامت سے جھک جاتی ہے"۔

(درنجف ۱۴ ستمبر ۵۲ء)

جب "درنجف" کا خود یہ تاثر ہے تو اس کا یہ کہنا کتنا افسوسناک ہے کہ:۔ الفضل ۱۲ ستمبر ۵۲ء میں بعنوان "تحریک ختم نبوت کا رخ شیعوں کی طرف" لکھا ہے۔ "زمیندار شیعوں کے متعلق لکھتا ہے۔" حالانکہ یہ ایک سیالکوٹی پروفیسر نے پمفلٹ شائع کر کے "انٹی مرزائی کنونشن سیالکوٹ" کو فیل کرنا چاہا تھا۔ اور اس میں تفہیمات الٰہیہ کا حوالہ دیا تھا۔

اگر بالفرض یہ ثابت ہو جائے کہ سنی شیعوں کے اور وہابی سنیوں کے سخت دشمن ہیں تو اس سے یہ کیونکر ثابت ہوگیا کہ آپ کے مرزا صاحب کی نبوت درست ہے۔ الفضل میں آجکل یہ فرد دیا جا رہا ہے۔ کہ شیعہ سنی مغائرت دیرینہ کی یاد تازہ ہوتی رہے۔ لیکن اس سے آپ کی مخلص یقینی اور صداقت آوازیں بھی غیر یقینی ہوتی جاتی ہے۔ ہم اسکے متعلق آئیندہ مفصل عرض کریں گے۔"

(درنجف ۲۴ ستمبر ۱۹۵۲ء)

"درنجف" کی خدمت میں ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ سوال یہ نہیں ہے۔ کہ مرزا صاحب کی نبوت درست ہے یا نہیں۔ سوال یہ ہے کہ آیا پاکستان کی سالمیت کے لئے یہ ضروری ہے یا نہیں کہ اس شر پسند گروہ کا قلع قمع کیا جائے۔ جو پاکستان کے اتحاد و سالمیت کو تباہ کرنے کے لئے یہاں فرقہ دارانہ سوال پیدا کر رہا ہے؟ ہم نے جو کچھ لکھا ہے۔ وہ آپ کے اقوال کی بناء پر لکھا ہے۔ یہ شیعہ حضرات کے منہ کی باتیں ہم نے خود ایجاد نہیں کیں۔ جو کچھ آپ اور دوسرے شیعہ حضرات واقعی محسوس کر رہے ہیں۔ وہی ان کے اخبارات سے معلوم ہو رہا ہے۔ اس لئے شیعہ حضرات کا خطرہ خیالی نہیں ہے۔ "درنجف" نے یہ درست لکھا ہے کہ

"شیعہ سنی مصالحتی بورڈ یہاں کیا کرے گا؟"

حقیقت یہ ہے کہ جو گروہ فرقہ دارانہ سوال پیدا کر کے یہاں فتنہ و فساد پیدا کرنا چاہتا ہے۔ وہ ایک ہی گروہ ہے۔ اسکو نہ شیعوں سے ہمدردی ہے نہ سنیوں سے۔ نہ وہ حنفیوں سے انسیت رکھتا ہے۔ اور نہ وہابیوں سے۔ نہ وہ احمدیوں کا دشمن ہے۔ اور نہ غیر احمدیوں کا دوست بلکہ اسکو فتنہ سے ہمدردی ہے فساد سے انسیت ہے۔ اور وہ پاکستان کا دشمن ہے۔ اور اپنی غرض کا دوست ہے۔ اس لئے ان تمام شیعوں ان تمام سنیوں ان تمام وہابیوں ان تمام حنفیوں ان تمام احمدیوں اور ان تمام غیر احمدیوں کا جو پاکستان کے خیر خواہ ہیں یہ فرض ہے۔ کہ اس شر انگیز گروہ کے خلاف ایک متحدہ محاذ بنا کر اسکو ناکام بنایا جائے۔ اور اسکے شنیع ارادوں کو شکست فاش دی جائے۔ اور اس کو سکھایا جائے۔ کہ اگر وہ پاکستان میں رہنا چاہتا ہے۔ تو امن سے رہے۔ اور اس کا سچا وفادار ہو کر رہے۔

وما علینا الا البلاغ

شذرات

خدا تعالیٰ کی تشبیہی صورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تخیلی طور پر ہم فرض کر سکتے ہیں کہ قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہا طول و عرض رکھتا ہے اور تیندوے کی طرح اس وجود کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی سے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔ اور کشش کا کام دے رہی ہیں۔ یہ وہی اعضاء ہیں جن کا دوسرے لفظوں میں عالم نام ہے"۔ (توضیح مرام ص)

اس تشبیہ کو حقیقت قرار دیتے ہوئے آزاد (۳۱ اگست ۵۲ء) نے لکھا ہے کہ مرزا صاحب کے خدا کے اعضا بھی ہیں۔ اور تیندوے کی طرح اس کی تاریں بھی ہیں حالانکہ خود اللہ تعالیٰ نے اپنی مثال دیتے ہوئے سورۃ نور ع ۵ میں فرمایا ہے کہ اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایک طاقچہ کی سی ہے۔ جس میں چراغ ہو اور چراغ شیشے میں اور وہ شیشہ گویا چمکدار ستارا ہے۔

ہمیں تو یہ شبہ ہے کہ وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیش کردہ تشبیہی صورت پر اعتراض کرتے ہیں بجائے اپنی منہ زوری میں یہ نہ کہہ بیٹھیں۔ کہ احراری تو خدا کی حقیقت سے آشنا ہے۔ مگر نعوذ باللہ خدا کو اپنی حقیقت کے اظہار کا بھی سلیقہ نہیں ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ

ناقابل فہم روش

مودودی صاحب دین اور شریعت کی جدا جدا تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"تمام انبیاء دین اسلام کی تعلیم دیتے چلے آئے ہیں دین اسلام یہ ہے کہ تم خدا کی ذات و صفات اور آخرت کی جزا و سزا پر اس طرح ایمان لاؤ جس طرح خدا کے سچے پیغمبروں نے تعلیم دی"۔

"اس کے بعد ایک دوسری چیز بھی ہے جس کو شریعت کہتے ہیں۔ یعنی عبادت کے طریق معاشرت کے احوال باہمی معاملات اور تعلقات کے قوانین اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کے پاس مختلف شریعتیں بھیجی تھیں"۔ (رسالہ دینیات ص۹۲)

دین اسلام کی اس وسیع تعریف کی رو سے شریعت محمدیہ کا منکر عیسائی اور یہودی تو مسلمان کہلا سکتا ہے۔ مگر جماعت احمدیہ جو اس دین پر بھی ایمان رکھتی ہے۔ اور شریعت محمدیہ کو بھی تسلیم کرتی ہے مسلمان نہیں قرار دی جا سکتی۔

کیا مودودی صاحب اپنی اس ناقابل فہم روش پر روشنی ڈالیں گے؟

اسلام کی سب سے بڑی خدمت

"تسلیم" لکھتا ہے:۔

"غیر مسلم جب اسلام کو کتابوں میں دیکھتے ہیں تو اس کی صداقت کی گواہی ان کا دل دے اٹھتا ہے۔ لیکن جب وہ مسلمانوں کو دیکھتے ہیں۔ تو اس گواہی کا نشان ان کی زندگی میں نہیں ملتا۔ آج اسلام کی سب سے بڑی خدمت اور صحیح خدمت یہ ہے کہ اسکے پورے ضابطہ حیات کی سچائی کی شہادت مسلمان اپنے عمل سے دیں"۔

(۶ ستمبر ۵۲ء)

"تسنیم" کو تو اس حقیقت کا آج احساس ہوا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۶۰ سال قبل مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی تھی۔ اور اسی عملی شہادت کے لئے اپنی جماعت کے ہر بیعت کنندہ سے یہ اقرار کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔

"اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آ جائے گا۔ اور قرآن شریف کی حکومت بکلی اپنے اوپر قبول کرے گا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنا دستور العمل بنائیگا"۔

اور اسی لئے خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کا یہ مقصد بتلایا۔

چوں دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

اس الہام سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی رو سے اسلام کا ابتدائی دائرہ وہ ہے۔ جس میں تمام مسلمان شامل ہیں۔ اور دائرہ کی رو سے کوئی مسلمان کافر قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ دیگر تمام مسلمانوں کو الہام الٰہی میں مسلمان ہی کہا گیا ہے۔ اوپر کے مودودی حوالہ سے یہ بھی نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ احمدیوں کو اسلام سے باہر کرنے کا مطالبہ کرنے والے مودودیوں کے نزدیک خود ہی مسلمان نہیں

اقلیتوں سے سلوک

"تسنیم" کی ایک خبر ہے۔

"ریاست حیدر آباد کی کانگرسی وزارت سرکاری ملازمتوں میں رہے سہے مسلمانوں کو بھی نکالنے کے درپے ہے۔ چنانچہ محکمہ تعلیم کے تین ہیڈ ماسٹروں کو جو مختلف مدارس میں مامور تھے نکال دیا گیا۔ بھارتی حکومت کا یہ دعوےٰ کہ مسلمانوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جاتا ہے۔ اور حکومت ان کی فلاح و بہبود کی متمنی رہتی ہے حقیقت سے بالکل عاری ہے"۔ (۶ ستمبر ۵۲ء)

"تسنیم" اور "آزاد" کو (جو پاکستان کی ایک اقلیت کو سرکاری ملازمتوں سے الگ کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں) اس خبر سے خوش ہونا چاہیئے۔ اور کانگرسی وزارت کو مبارکباد دینی چاہیئے۔ کہ وہ "اسلامی خدمت" جس سے پاکستان آج تک محروم ہے بھارتی حکومت نے اس کی بنیاد رکھ دی ہے۔

"زمیندار" کی "غریب صحافت" اور ایک کروڑ کی اپیل

الفضل (۳۱ اگست ۵۲ء) کے ایک مضمون کے جواب میں "تحریک ختم نبوت" کی قلعی کھلتی دیکھ کر زمیندار کی "غریب صحافت" نے لکھا ہے:۔

"کسی نئے نبی کا مبعوث کرنا ختم نبوت کے منافی ہے۔ مگر اس بات کا کیا علاج کہ شیطان لعین بعض آدمیوں کو اپنا پیغامبر بنا کر بھیجتا ہے۔ ایسے کذابوں کے دام فریب سے بچانے کے لئے روپیہ پیسہ کی ضرورت ہے"۔ (زمیندار ۸ ستمبر ۱۹۵۲ء)

بریں عقل و دانش بباید گریست

ہم نے تو یہ لکھا تھا کہ جو چیز ختم ہو چکی۔ اس کی حفاظت کے لئے کسی روپیہ کی کیا ضرورت ہے؟ مگر "غریب صحافت" نے "شیطانوں" اور "کذابوں" کا فسانہ چھیڑ دیا۔ کیا حفاظت ختم نبوت میں اردو سمجھنے کی قابلیت بھی ختم ہو جاتی ہے؟

باقی یہ کہنا کہ "ردّ مرزائیت" کے لئے تو فنڈ کی ضرورت ہے۔ سو یہ اور بھی حیرت افزا ہے۔ کیونکہ آزاد حال ہی میں یہ خبر دے چکا ہے۔ "مولوی محمد علی جالندھری نے مرزائیت کی لاش کا پوسٹ مارٹم کر دیا ہے"۔ (آزاد ۳۱ اگست ۱۹۵۲ء)

اسی طرح ہمارے چندوں پر اعتراض کرنے سے بھی اس اپیل کا جواز پیدا نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ احراری بھی جانتے ہیں کہ ہم نے کبھی اس لئے چندہ کی اپیلیں نہیں کیں کہ تا سلسلہ نبوت جاری رہے۔

پس "غریب صحافت" زمیندار یا علماء کے اس "امدادی فنڈ" کا جو چاہے نام رکھ لے۔ صحیح ہو گا مگر اس پر "تحفظ ختم نبوت" کا سائن بورڈ آویزاں کرنا عقل کے بھی خلاف ہے۔ اور اخلاق کے بھی خلاف ہے۔

خاتم الاولاد کا مفہوم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے:۔

"میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا۔ اس لئے میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا"۔

(تریاق القلوب)

ایک صاحب نے اس عبارت کے پیش نظر "زمیندار" (۱۷ ستمبر ۱۹۵۲ء) میں اعتراض کیا ہے کہ جس طرح خاتم الاولاد کے بعد حضرت اقدس کے والدین کے گھر کوئی ظلی یا بروزی اولاد نہیں ہوئی۔ اسی طرح "خاتم النبیین" کے بعد کوئی ظلی یا بروزی نبی نہیں آ سکتا۔

معترض صاحب کو معلوم ہونا چاہیئے کہ عربی زبان میں ایک شخص کی قیامت تک کی نسل کو اولاد کہا جاتا ہے۔ اور یہ صاف بات ہے کہ یہاں یہ نہیں کہا جا رہا۔ کہ قیامت تک مرزا غلام مرتضےٰ صاحب کے ہاں کسی قسم کی اولاد نہ ہوگی۔ بلکہ خاتم الاولاد میں یہ بتایا جا رہا ہے۔ کہ وہ نسل جو براہ راست میرے والد سے تعلق رکھتی تھی۔ میرے بعد جاری نہ رہ سکی۔ ورنہ حضرت اقدس کے ذریعہ پیدا ہونے والی اولاد کے متعلق تو یہ الہام ہے ینقطع ابائک ویبدء منک کہ اب اولاد صرف وہ ہوگی۔ جو تجھ سے چلے گی اور تیرے آباء کی نسل منقطع کر دی جائے گی۔

اسی طرح ہمارا یقین ہے کہ "خاتم النبیین" کی آمد سے قبل انبیاء کا وہ سلسلہ جو براہ راست جاری تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بالکل منقطع ہو گیا ہے۔ اور اب وہی اس مقام پر فائز ہو سکتا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی۔ غلام اور روحانی فرزند ہونے کا فخر رکھتا ہو۔ اسی لئے تو حضرت اقدس نے فرمایا ہے۔

اینکہ منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسےٰ کجا است تا بنہد پا بمنبرم

یعنی میں رسول اللہ کا روحانی فرزند ہوں۔ اور حضرت عیسےٰ رسول اللہ کے فرزند نہیں بلکہ بھائی ہیں۔ اور یہ دنیا کا کوئی قانون نہیں کہ فرزند کی موجودگی میں چچا کو وارث قرار دے دیا جائے۔ پس وارث ہو گا تو فرزند ہی ہو گا۔ چچا کبھی نہیں ہو سکتا۔

درخواست ہائے دعا

شیخ عنایت اللہ صاحب آف کوٹ مومن کافی عرصہ سے بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔ منظفر احمد ربوہ

(۲) میرے والد ماسٹر عبد العزیز صاحب نوشہروی سخت بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ (۳) میرا لڑکا مبارک احمد خان (فضل الٰہی) ایف۔ اے کا سپلیمنٹری امتحان دے رہا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ سردار احمد سرائے نعمت ضلع ہزارہ

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

امریکہ کے طول و عرض میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو بلند کرنے کیلئے جماعت احمدیہ کی کامیاب مساعی

ٹریکٹ کمیونزم اینڈ ڈیماکریسی اور احمدیہ گزٹ کی اشاعت۔ لیکچر۔ مباحثات۔ دورے۔ سولہ احباب کا قبول اسلام

امریکہ مشن کی سہ ماہی تبلیغی رپورٹ —— مئی ۔ جون ۔ جولائی ۱۹۵۲ء

(از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم۔ اے انچارج امریکہ مشن)

اشاعت لٹریچر

اس سے پہلے سہ ماہی میں ٹریکٹ "کمیونزم اینڈ ڈیماکریسی" آٹھ ہزار کی تعداد میں شائع کر کے دنیا بھر کے تمام احمدی مشنوں کو بھجوایا گیا تھا۔ اور اس کی کاپیاں زیادہ تر امریکہ کے سیاسی لیڈروں کے علاوہ ایران، عراق، شام، لبنان، مصر، ٹیونس، مراکو، الجیریا وغیرہ اسلامی ممالک کے عمائد و زعماء کو بھی بھجوائی گئی تھیں۔ اس سہ ماہی میں اس ٹریکٹ کے متعلق غیر ممالک کے شکریہ اور قدردانی کے خطوط کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ ان میں سے ایک خط ایران کے ایک مشہور سیاسی لیڈر کا تھا۔ جس نے ٹریکٹ کا مطالعہ کر کے بعض مزید سوالات دریافت کئے تھے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ کرم ان سوالات کے جواب میں اس سلسلے کا چوتھا ٹریکٹ تصنیف فرمایا۔ یہ ٹریکٹ بھی واشنگٹن میں چھپوا کر حسب سابق شائع اور تقسیم کیا گیا۔ اب تک اس تازہ نمبر کے متعلق جو خطوط موصول ہوئے ہیں۔ اُن میں امریکہ کے وائس پریذیڈنٹ سپریم کورٹ کے دو جج۔ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے کئی اعلیٰ افسران۔ مجلس اقوام کے چوٹی کے زعماء۔ امریکن کانگرس کے بعض نامور ممبران اور واشنگٹن میں مقیم بعض سفیروں کے خطوط شامل ہیں۔ بعض اصحاب نے جن کو صرف چوتھا نمبر ہی مل سکا تھا اسے پڑھ کر پہلے تینوں بھی حاصل کرنے کی خواہش کی۔ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے ایک شعبہ کے اعلیٰ افسر نے لکھا کہ اس میں جن خیالات کا ذکر ہے۔ اُس سے یقیناً امریکن بہت فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ مشرق وسطیٰ کے ایک ملک کے سفیر نے جنہیں بین الاقوامی شہرت حاصل ہے۔ لکھا کہ یہ امر نہایت قابل مسرت ہے۔ کہ اسلامی لیڈر اس ٹریکٹ میں مذکورہ مسائل پر روشنی ڈال رہے ہیں۔ یونیورسٹی آف مینسوٹا کے ایک پروفیسر نے ٹریکٹ مذکورہ کی کاپیاں ایک اور امریکن پروفیسر کو جو کوئی میں پڑھاتے ہیں بھجوا کر انکو لکھا۔ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے ایک اور شعبہ نے ٹیلیفون کر کے مزید کاپیوں کی درخواست کی۔ امریکن مشنوں نے بھی اپنی اپنی جگہ جوش اور ہمت کے ساتھ اس عرصہ زیر رپورٹ میں احمدیہ گزٹ کا ایک نمبر بھی شائع ہوا۔ جو بیس۲۰ صفحہ پر مشتمل تھا۔

اس سہ ماہی میں مسلم سن رائز کا ایک نمبر بھی شائع ہوا۔ اور حسب سابق امریکن یونیورسٹیوں پبلک لائبریریوں اور مختلف ممالک کو بھجوایا گیا۔ اس کے علاوہ مختلف لوگوں کے خطوط اور ویسے بھی دوسرے ذرائع سے لوگوں کی دلچسپی کا پتہ لگنے پر امریکہ کے مختلف مقامات اور غیر ممالک میں اسلامی لٹریچر بھجوانے کا سلسلہ جاری رہا۔ اور شاید ہی کوئی روز ایسا گذرتا ہوگا۔ جبکہ کسی ایک یا زائد مقامات پر لٹریچر نہ بھجوایا گیا ہو۔ لائبریریوں میں کتب رکھوانے کا سلسلہ بھی جاری ہے اس سہ ماہی میں انگریزی لٹریچر کا ایک سیٹ نیویارک کی مشنری ریسرچ لائبریری میں رکھوایا گیا۔ یہ امریکن عیسائی مشنریوں کی ایک اہم لائبریری ہے۔

رمضان اور عید الفطر

سہ ماہی زیر رپورٹ میں رمضان کا مبارک مہینہ بھی شامل تھا۔ امریکہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اکثر احباب باوجودیکہ غیر اسلامی ماحول میں رہنے کے تعہد کے ساتھ روزوں اور نوافل کا اہتمام کرتے رہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ عید کی نماز بھی تقریباً تمام مشنوں میں ادا کی گئی۔ اس موقعہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کئی مشنوں نے غیر مسلم دوستوں کو مشن میں کھانے کی دعوت دی اور اس طرح سے تبلیغ اسلام کا فرض ادا کیا۔ مسجد فضل امریکہ میں بھی اس موقعہ پر ایک ڈنر دیا گیا جس میں کئی غیر مسلم شریک ہوئے۔

پریس کے ساتھ تعلقات

کتاب "احمدیت یا حقیقی اسلام" پر جن رسائل و اخبارات نے ریویو کیا ہے۔ اُن میں ایک اخبار اسرائیل کا یروشلم پوسٹ بھی تھا۔ اس ریویو میں یہودی مستشرق پروفیسر نے بعض غیر مستند باتیں بھی سلسلہ کی طرف منسوب کیں۔ جن کے جواب میں خاکسار نے اخبار مذکور کو ایک خط لکھا۔ جو شائع کیا گیا۔ کتاب "احمدیت یا حقیقی اسلام" خدا تعالیٰ کے فضل سے اسلام کی تبلیغ کا نہایت کارآمد حربہ ہے۔ اس کی ایک کاپی خاکسار نے اس عرصہ میں نیویارک کے ایک بنک کے اعلیٰ افسر کو بھجوائی انہوں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے لکھا کہ:۔

It is a very clear exposition of the tenents of Islam

کہ یہ "اسلام کے بنیادی مسائل کی نہایت واضح تصویر ہے"۔

میٹنگیں اور جلسے

مسجد فضل امریکہ میں مقامی مشن کی میٹنگوں کا سلسلہ باقاعدہ جاری رہا۔ جن میں ممبران کو لیسرنا القرآن ۔ قرآن مجید ۔ احادیث ۔ کتاب "احمدیت یا حقیقی اسلام" اور مختلف مسائل کے سبق دیئے گئے۔ ایک میٹنگ میں Quakers کے ایک نمائندہ پروفیسر

Culwin Keene

جو ہیورڈ یونیورسٹی میں معلم رہے ہیں۔ کا ... لیکچر کرایا گیا۔ جس کے بعد احباب نے صاحب موصوف سے بہت سے علمی سوالات دریافت کئے اس گروپ کے بعض دوسرے ممبران بھی دوسرے اوقات میں اسلام کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کے لئے مسجد میں آتے رہے۔

> اس سہ ماہی میں مسلم سن رائز کا ایک نمبر بھی شائع ہوا۔ اور حسب سابق امریکن یونیورسٹیوں۔ پبلک لائبریریوں اور مختلف ممالک کو بھجوایا گیا۔
> اس کے علاوہ مختلف لوگوں کے خطوط اور ویسے بھی دوسرے ذرائع سے لوگوں کی دلچسپی کا پتہ لگنے پر امریکہ کے مختلف مقامات اور غیر ممالک میں اسلامی لٹریچر بھجوانے کا سلسلہ جاری رہا۔

مسجد فضل امریکہ میں زائرین

عرصہ زیر رپورٹ میں مسجد فضل میں خاکسار کا ایک کامیاب مباحثہ Jehova's Witnesses کے ایک منسٹر سے ہوا اس مباحثہ کے سننے کے لئے بعض غیر احمدی دوست بھی موجود تھے۔ جن کو اس پادری نے ایک حد تک متاثر کیا ہوا تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ بحث بہت کامیاب رہی۔ اور بالخصوص غیر احمدی دوستوں نے بہت عمدہ اثر لیا۔ اسی طرح ایک کیتھولک پادری سے بھی مفید گفتگو ہوئی۔ ایک ایم۔ اے پاس یہودی خاتون جو پاکستان ہو کر آئی ہیں۔ اور وہاں سے اسلام کے متعلق بعض غلط اثرات قائم کر کے آئی تھیں کے ساتھ بھی لمبی گفتگو ہوئی۔ جس میں انہیں اسلام کی صحیح تعلیم سے آگاہ کیا گیا۔ بالٹی مور سے ہمارے احمدی احباب کے دو گروپ آئے اور اپنے ساتھ غیر مسلمین کو لیتے آئے۔ اُن کے ساتھ ہر دو مواقع پر لمبی گفتگو ہوئی اسی طرح میں سے ایک بہن نیویارک سے اور ایک انڈیانا پولس سے آئیں۔ دو ہندوستانی مسلمان تاجر بھی آئے اور جماعت کی تبلیغی مساعی کے علم سے متاثر ہو کر گئے۔ سنگاپور کے ایک احمدی دوست بھی چند روز مسجد میں مہمان رہے۔

> **قبول اسلام**
> اس سہ ماہی میں سولہ احباب مختلف مشنوں میں داخل سلسلہ ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے (آمین)

لیکچرز

یوں تو قریباً ہر میٹنگ میں اور مشنوں کے دورے پر مختلف مسائل پر تقاریر کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ایک تقریر مڈل ایسٹ انسٹی ٹیوٹ کے زیر اہتمام اقبال ڈے کی تقریب پر ہوئی۔

دورے

عرصہ زیر رپورٹ میں ایک سفر خاکسار نے بالٹی مور کا کیا۔ جہاں پر مقامی مشن کی ایک تبلیغی اور تربیتی میٹنگ کرائی گئی۔ ایک لمبا دورہ پٹس برگ، ڈیٹن، شکاگو اور زائن سٹی کا ہوا۔ پٹس برگ میں خاکسار نے نماز جمعہ پڑھائی۔ اور انفرادی طور پر احباب کو مل کر مختلف تنظیمی امور پر گفتگو کی۔ ڈیٹن میں نئی مسجد بنانے کے سلسلے میں مختلف امور پر غور ہوا۔ شکاگو میں جماعت کی تین میٹنگیں کر کے تنظیمی اور تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔

خط و کتابت

اس سہ ماہی امریکہ مشن کے مرکزی دفتر سے لکھے جانے والے خطوط میں احباب جماعت اور مشنوں کے علاوہ کئی خط انکوائری پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ایک تفصیلی خط عرصہ زیر رپورٹ میں ایک عیسائی رسالہ Watchtower کے جواب میں لکھا گیا۔ اس رسالہ میں قرآن کریم پر چار اقساط میں اعتراضات پر مشتمل ایک مضمون شائع ہوا تھا۔

قبول اسلام

اس سہ ماہی میں سولہ۱۶ احباب مختلف مشنوں میں داخل سلسلہ ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

متفرقات:- اس سہ ماہی میں خاکسار ایک پنچ میں جو مڈل ایسٹ انسٹی ٹیوٹ کے صدر کی طرف سے دیا گیا تھا۔ شامل ہوا۔ جہاں پر کئی اہل علم اصحاب سے مفید گفتگو کا موقعہ ملا۔ امریکی سفیر متعینہ کراچی کے اعزاز میں مقامی پاکستانی سفارتخانہ نے ایک دعوت دی۔ اس میں بھی شامل ہوا۔ اور دوسرے لوگوں کے علاوہ امریکی سفیر مسٹر وارن سے بھی گفتگو کی۔ ایک پولٹس جرنلسٹ کی دعوت میں شریک ہوا۔ جہاں پر یمنی سفارتخانہ کے سیکرٹری سے تبادلۂ خیالات ہوا۔ بین الاقوامی قانون کے ایک امریکن وکیل کے فارم پر جانے کا اتفاق ہوا۔ یہاں بھی اسلام کے متعلق گفتگو کا موقع ملا۔ ایک اسرائیلی ڈپلومیٹ سے لمبا تبادلۂ خیالات ہوا۔ مڈل ایسٹ انسٹی ٹیوٹ کے تین جلسوں میں شامل ہوا

خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ

امریکہ مشن میں یہ ہر دو تنظیمیں کامیابی سے کام کر رہی ہیں۔ لجنہ اماء اللہ امریکہ کی صدر محترمہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ ہیں۔ آپ اپنی سہ ماہی رپورٹ میں تحریر فرماتی ہیں۔ اس سہ ماہی میں جن لجنات کی طرف سے رپورٹ موصول ہوئی ہے۔ اس کا مختصر خلاصہ پیش ہے۔

ڈیٹن کی لجنہ اماء اللہ باقاعدہ اپنے اجلاس ہر مہینہ کے پہلے اور تیسرے جمعہ کے دن منعقد کرتی رہیں۔ حاضری باقاعدہ رہی۔ بہنیں تبلیغ کا کام باحسن وجوہ انجام دیتی ہیں۔ اسلامی لٹریچر برابر زیر مطالعہ ہے۔ اور چندہ میں بھی باقاعدہ ہیں۔ اور جلسہ سالانہ کے لئے سلائی کا کام تیار کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

شکاگو ہر ماہ باقاعدہ دو اجلاس منعقد کئے جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات پر لیکچر دیئے۔ بچوں کا تربیتی اجلاس بھی ہوا۔ ایک ڈنر دیا۔ جس کی آمد مشن کے حساب میں جمع ہے۔

پٹسبرگ کی لجنہ اماء اللہ نے بھی ہر ماہ دو اجلاس باقاعدہ منعقد کئے۔ تبلیغی ٹریکٹ غیر مسلموں میں تقسیم کئے۔ اسلامی لٹریچر زیر مطالعہ رہا اور سلائی کا کام باقاعدگی کے ساتھ ہوتا رہا۔ اور ڈیٹن کی مسجد کے لئے چندہ کے وعدے لئے گئے۔ جو انشاء اللہ ستمبر کے شروع میں ادا کئے جائیں گے اور دو باہر سے آنیوالی بہنوں کی مہمان نوازی کی اور گرمیوں میں بچوں کو پکنک کے لئے باہر اپنے ایک احمدی بھائی کے فارم پر لے گئیں

سینٹ لوئیس۔ یہاں بھی ہر مہینہ دو اجلاس ہوئے چندہ باقاعدہ ادا کیا۔ آئندہ کے لئے جن سے سوشل کاموں میں اضافہ ہو کچھ تجاویز سوچیں اور چندہ میں اضافہ کے اسباب پر بھی غور کیا۔

ینگس ٹاؤن۔ کی لجنہ اماء اللہ بھی باقاعدہ اجلاس کرتی اور چندہ دیتی ہیں

حلقہ پٹسبرگ اس حلقہ کے انچارج برادرم مولوی عبدالقادر صاحب ضیغم مولوی فاضل ہیں تحریر فرماتے ہیں:-

عرصہ زیر رپورٹ میں حلقہ پٹس برگ کے سات مشنوں یعنی پٹس برگ۔ ینگس ٹاؤن۔ کلیولینڈ ایکرن سنسناٹی ڈیٹن اور ڈیٹرائیٹ میں خدا کے فضل سے ہر طرح ترقی ہوئی۔ ہر مشن میں حسب دستور سابق تعلیمی و تربیتی کلاسز لگائی جاتی رہیں۔ تبلیغی جلسے منعقد کئے گئے۔ اور اسکے علاوہ ہر مشن نے اپنی ضرورت کے مطابق لٹریچر چھاپ کر اپنی اپنی جگہ بازاروں اور گھروں میں جاکر تقسیم اور فروخت کیا۔

ڈیٹن کی جماعت ڈیٹن میں مسجد بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جس کے لئے نقشہ تیار کیا جارہا ہے۔ امید ہے کہ تعمیر کا کام جلد شروع ہو جائے گا۔ خدا تعالےٰ ان کے اس مبارک کام میں مدد فرمائے۔ اور ان کی کوششوں کو بارآور کرتے ہوئے اس مسجد کو ہمیشہ کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ اللّٰھم آمین

ڈیٹرائیٹ مشن جس کی تنظیم کا کام خاکسار نے پچھلے سال کیا تھا۔ اور جہاں خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے اس کے بعد کئی ایک نوجوانوں کو جو کہ نہایت ہی مخلص ہیں۔ اسلام قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ جماعت ایک عرصہ سے کوئی مناسب جگہ مشن ہاؤس کے لئے تلاش کر رہی تھی۔ تاکہ تعلیمی اور تبلیغی کاموں کو زیادہ منظم طور پر چلایا جاسکے۔ خدا تعالےٰ نے ان کی ان کوششوں کو بارآور فرمایا۔ اب انہیں ایسی جگہ مل گئی ہے۔ جس کو آئندہ مشن ہاؤس کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔ اور امید واثق ہے کہ عرصۂ قلیل میں ہی اس مشن میں آگے سے بھی زیادہ اور نمایاں ترقی ہو جائیگی کیونکہ وہاں کے حالات ایسی ترقی کے لئے بہت امید افزا ہیں۔ احباب سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔ کیونکہ اگر یہ مشن مضبوط ہوگیا۔ تو بوجہ اسکے کینیڈا کی سرحد پر واقع ہونے کے کینیڈا میں بھی تبلیغ کا دروازہ کھل جائے گا۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

انتظام۔ ہر جماعت میں مختلف عہدیدار پریذیڈنٹ سکرٹری مال۔ تبلیغ۔ تعلیم۔ سوشل کوآپریٹو۔ تحریک جدید اور سن رائز وغیرہ مقرر ہیں۔ جن کی ہر ماہ ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں گذشتہ ماہ کے کاموں پر تبصرہ کیا جاتا اور آئندہ ماہ کے لئے پروگرام مرتب کیا جاتا رہا۔ اس کے ساتھ ہر مشن میں خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی جماعتیں بھی قائم ہیں۔ جن کی ہر ماہ دو دو میٹنگیں ہوئیں۔ خدام الاحمدیہ پٹس برگ کی طرف سے تین تبلیغی ٹی پارٹیز کا انتظام کیا گیا۔ جس میں زیر تبلیغ غیر مسلموں کو خاص طور پر مدعو کیا گیا۔ اور چائے سے پہلے ان تک اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ اور بازاروں اور ہسپتالوں میں جاکر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ کی طرف سے دو دعوتوں کا انتظام ہوا۔ اور ہماری بہنوں نے غیر مسلم عورتوں کو اسلام کا پیغام سنایا۔ اسکے علاوہ سلائی کی کلاس لگائی جاتی رہی۔ جس میں احمدی بچیوں اور ان احمدی بہنوں کو جنکو سینا نہیں آتا سلائی کا کام سکھایا جارہا

ہ خدام الاحمدیہ کی طرف سے وقارِ عمل منایا گیا۔ مشن ہاؤس اور اس کے اردگرد کے رستوں کو صاف کیا گیا۔ بیماروں کی تیمارداری کی گئی۔ اور بعض کے لئے دودھ اور دوسری اشیاء کا انتظام کیا گیا۔

(باقی)

احمدیت کے خلاف موجودہ تحریک سے دوسرے کم تعداد والے فرقے سخت دہشت زدہ ہیں

پاکستان کی کیبنٹ میں ظفر اللہ خاں کی حیثیت دماغ کی سی ہے

ملک کے ایک سیاسی لیڈر محی الدین غازی اجمیری کے تاثرات

ذیل میں ہم ملک کے ایک سیاسی لیڈر محی الدین غازی اجمیری سابق ممبر آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے تاثرات جماعت احمدیہ کے خلاف موجودہ تحریک کے بارے میں درج کرتے ہیں۔ جن کو اے آر انجم جرنلسٹ نے شائع کیا ہے۔

حرب عقائد کا فتنۂ رقاصہ ان سب سے بڑھکر اب ہم نے قادیانی غیر قادیانی فتنہ برپا کر کے پاکستان کی رہی سہی ساکھ بھی خاک میں ملادی اور چانگ وانگ عالم میں اپنے کو اس قدر رسوا کر لیا کہ ہم کسی مہذب ملک کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے۔ آپ ذرا صبر کیجئے ابھی تو وہابی غیر وہابی۔ شیعہ غیر شیعہ بوہری غیر بوہری خوجہ غیر خوجہ۔ سنی غیر سنی۔ حنفی شافعی مالکی حنبلی حتیٰ کہ لیگی غیر لیگی اور ان سے بڑھ چڑھ کر فتنے مفسدین فی الارض ملاؤں کی آستینوں اور جیبوں میں چھپے ہوئے ہیں۔ آپ دیکھئے گا ملت پاکستان اس حرب عقائد میں الجھ کر جنگ و جدل اور ذلت و نکبت کے کیسے گہرے غار میں گرنے والی ہے وقت ہے کہ ہم اب بھی اس دیدہ ور مرد خود آگاہ اقبال (آسمان اس کی لحد پر شبنم افشانی کرے) کی حقیقت کو برافگندہ نقاب دیکھ لیں

خوف و دہشت آپ پاکستان کے طول و عرض میں گھوم جائیے۔ آپ دیکھیں گے کہ شیعہ۔ خوجہ بوہری اہلحدیث اور ان جیسے ملت اسلام کے کم تعداد فرقے قادیانیوں کے خلاف اس حرب عقائد کی تحریک سے کس قدر دہشت زدہ اور لرزہ براندام ہیں اور وہ اس تحریک کے اتار چڑھاؤ کو کس درجہ خوف و خطر کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں۔ اور اپنے مستقبل کی طرف سے ان کی پریشانی اور مایوسی کس حد پر پہنچ چکی ہے

قائد اعظم اور حرب عقائد قائد اعظم نے جس مہیب داخلی فتنہ (حرب عقائد) کا کلیتہً استیصال کر دیا تھا۔ وہ اب پھر سر اٹھا رہا ہے اور اس قدر جلد سر اٹھا رہا ہے کہ ابھی قائد اعظم کا کفن بھی میلا نہ ہونے پایا۔

سوال نمبر۳۔ قادیانیوں کے متعلق آپ کے تاثرات کیا ہیں۔ براہ کرم تفصیل سے بتلائیے کہ آپ ان کی تکفیر سے متفق نہیں ہیں۔

جواب نمبر۳۔ قادیانیوں میں سے جو گروہ مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد مانتا ہے۔ اس کی تکفیر کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ جو لوگ ان کو منصب نبوت کا حامل مانتے ہیں۔ ان کے معتقدات کا جائزہ لیا جاسکتا ہے۔

قرآن مرزا صاحب خود اور ان کے متبعین۔ اللہ پر۔ اس کے ملائکہ پر اس کی نازل کردہ کتابوں اور اس کے رسولوں پر یوم آخرۃ پر تقدیر اور اس کے خیر و شر پر موت کے بعد اٹھائے جانے پر ایمان کا ادعا رکھتے ہیں اور بالاعلان اس کا اقرار کرتے رہتے ہیں قرآن کی رو سے ایک مومن کے ایمان اور ایک مسلمان کے اسلام کا یہی معیار ہے۔ اگر اس معیار پر قادیانی پورے اتر جاتے ہیں تو قرآن کی رو سے ہم ان کو کافر قرار نہیں دے سکتے۔

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے ہماری طرح ہمارے قبلہ کی طرف متوجہ ہو کر نماز پڑھی۔ اور مسلمان کا ذبح کیا ہوا جانور حلال سمجھ کر کھا لیا۔ وہ ہماری جماعت کا فرد ہے۔ لیجئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق بھی ہم قادیانیوں کو کافر نہیں کہہ سکتے۔

اہل سنت والجماعت اہل سنت والجماعت کا مسلمہ اصول ہے کہ اگر کسی شخص میں ۹۹ وجوہ کفر کی ہوں اور صرف ایک وجہ اسلام کی ہو تب بھی اسکو کافر نہیں کہنا چاہیئے

امام اعظم ابوحنیفہ کا مسلک قائلین نبوت کے سامنے جب ختم نبوت کا مسئلہ پیش کیا جاتا ہے تو وہ عام طور پر مرزا صاحب کی نبوت کو تابع نبوت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم بتلاتے ہیں۔ اپنے کو رسول اللہ کا متبع و امتی ظاہر کرتے ہیں اور اپنے عقیدہ نبوت کے متعلق کچھ تاویلات پیش کرتے ہیں۔ جن کا ماحصل بالعموم یہ نکلتا ہے کہ گویا اس عقیدے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ختم نبوت پر کوئی اثر مرتب نہیں ہوتا اور رسالت مآب کی ذات اقدس بدستور خاتم النبیین کا تنہا مصداق رہتی ہے۔

اس فرقہ کی یہ تاویلات خواہ کتنی ہی غلط لغو لاطائل اور دور از کار کیوں نہ ہوں۔ تاہم یہ تاویلات ہوتی ہیں۔ اور مؤول کی نسبت ہم امام اعظم ابوحنیفہ رح

کے مسلک کے ماتحت کفر کی جرأت نہیں کرسکتے۔ زیادہ سے زیادہ آپ اُن کے عقیدہ کو غلط اور ان کو گم کردہ راہ کہہ سکتے ہیں۔

مزید براں اگر اس سلسلہ کے بانی تقریر اور تحریر کے ذریعہ رسالت مآب کے خاتم النبیین ہونے کا اقرار و اعلان کرچکے ہیں۔ تب تو ان کے گمراہ ہونے کا بھی سوال باقی نہیں رہ جاتا اور ہم حکمت و موعظت حسنہ کے طریق پر چلکر ان کو باسانی راہ راست پر لاسکتے ہیں

فتویٰ تکفیر کی اہمیت و حیثیت

تکفیر کے عام فتوؤں کی طرح قادیانیوں کے خلاف بھی فتویٰ تکفیر کی کوئی اہمیت نہیں۔ فتوے کے تیر و نشتر سے ملت اسلامیہ کے اعاظم رجال ہمیشہ گھائل ہوکر زخمی اور شہید ہوتے رہے ہیں۔ ع ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانہ میں فدائی کی بدولت امام احمد ابن حنبل۔ منصور حلاج سرمد شہید اور ان جیسے عظیم المرتبت آئمہ کبار و اولیاء کرام کی تکفیر تو داستان پارینہ بن چکی ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے مولٰنا اسمٰعیل شہید مولانا محمد قاسم دیوبندی مولانا رشید احمد گنگوہی۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسن۔ مولٰنا اشرف علی تھانوی مولٰنا انور شاہ۔ مولینا شبیر احمد عثمانی۔ مولینا عبید اللہ سندھی۔ سر سید احمد خاں۔ علامہ شبلی نعمانی۔ مولٰنا عبد الباری صاحب فرنگی محلی مولانا عبد الماجد بدایونی۔ علامہ سید سلیمان ندوی۔ علامۃ الہند مولٰنا معین الدین اجمیری جیسے اکابر علماء و زعماء اور دار العلوم دیوبند فرنگی محل ندوۃ العلماء مدرسۃ العلوم علیگڑھ جیسے مراکز اسلامی کے وابستگان پر فتویٰ تکفیر کے تیر و تفنگ چلتے دیکھتے ہیں۔ ع

ایں دلم ہست کہ زیں گونہ ہزاران دیدست

ان حالات میں ایک قادیانی بھی کہہ سکتا ہے ؎

نہ من تنہا دریں میخانہ مستم
ازیں مے ہمچو من بسیار شد مست
ازیں مے جرعہ پاکاں چشیدند
جنید و شبلی و عطار شد مست

کابل میں ایک قادیانی کا قتل اور محمد علی رحمۃ اللہ علیہ

کہ رحمت براں تربت پاک باد

اب سے بہت پہلے کی بات ہے امیر کابل نے غالباً نعمت اللہ نامی ایک قادیانی کو قتل کردیا تھا۔ اسکی تہ میں وہی فتویٰ جلوہ گر تھا۔ دلیل پیش کی گئی تھی کہ نعمت اللہ کافر و مرتد تھا جس کو کفر و ارتداد کی پاداش میں قتل کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

زعیم المشرق محمد علی جس کو ہمارے دیکھتے دیکھتے خاک قدس نے آغوش تمنا میں لے لیا اور جس کی نسبت اقبال کا مشاہدہ ہے کہ ع

سوئے گردوں رفت زاں راہے کہ پیغمبر گذشت

آگے بڑھا اور ہمدرد میں اس موضوع پر کالم کے کالم لکھے حکومت کابل کے اقدام پر شرعی حیثیت سے ایسی سے دی کہ بڑے بڑے مفتیان کرام اور محراب و ممبر کی زیب و زینت حضرات دم بخود ہوکر رہ گئے اور ہندوستان و افغانستان کے کسی مولوی کو محمد علی کے مقابلہ میں آنے کی اور اسکے دلائل کو رد کرنے کی جرأت نہ ہوسکی اور یہ فتنہ محمد علی کے دلائل قاہرہ کی بدولت دب کر رہ گیا۔

غور طلب کڑی

اس سلسلہ کی سب سے زیادہ غور طلب اور پر لطف کڑی یہ ہے کہ مصر کے کوئی مفتی بھی لہو لگا کر لطور مفت کرم داشتن سفیر افغانستان مقیم مصر کی سازش سے قادیانیوں کے خلاف فتوے داغتے ہیں۔ اور کچھ ہی عرصہ بعد ظفر اللہ خان کے خلاف فتویٰ تکفیر کی تائید لئے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو کا ایک اچٹتا ہوا سا بیان (فتویٰ) بعض اخبارات میں شائع ہوجاتا ہے بیک وقت مفتی مصر سفیر افغانستان اور پنڈت نہرو کی ہم آہنگی اور تین مختلف سازوں سے ایک آواز کیا کسی اندرونی سازش اور پس پردہ کسی مخفی کارروائی کی غمازی نہیں کررہی ہے

سر ظفر اللہ خاں کی مذہبی حیثیت کے متعلق داعیاں میں کتنا ہی اختلاف و اضطراب پایا جاتا ہو۔ لیکن غالباً یہ حقیقت سب کو تسلیم ہے کہ اقوام متحدہ کے جلسوں میں جب جب پاکستانی مسائل اور مسئلہ کشمیر زیر بحث آیا ہے۔ سر ظفر اللہ کے بالمقابل بھارت کے نمائندے نے ہتھیار ہی ڈالے ہیں۔ اور اس کو ہمیشہ پاکستانی نقطۂ نگاہ کے مقابلہ میں نیچا ہی دیکھنا پڑا ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ ہم سر ظفر اللہ خان کو اقوام متحدہ کی رزمگاہ سے ہٹا کر بھارت کی تقویت کا سامان کر رہے ہیں۔

سر ظفر اللہ خاں کی خدمات

پاکستان کی کیبنٹ میں سر ظفر اللہ خان کی حیثیت دماغ کی سی ہے پاکستانی کیبنٹ کی مقررہ حدود کا پابند رہ کر موصوف نے جمعیت الاقوام میں جس قابلیت و صلاحیت جس جامعیت اور جس راستبازی کے ساتھ پاکستان کی وکالت کے فرائض انجام دیئے ہیں اسکو چاہے بجرم قادیانیت ہم زبان پر نہ لائیں۔ لیکن دوسری قومیں اور اسلامی ممالک خاص کر عرب ممالک کبھی فراموش نہیں کرسکتے سر ظفر اللہ ملت کے سامنے باحسن الوجوہ متعلقہ فرائض کی ادائیگی کے لئے ذمہ دار و جوابدہ ہیں کامیابی یا ناکامیابی کے لئے وہ ذمہ دار نہیں

گو نالہ نارسا ہو نہ ہو آہ میں اثر
اس نے تو درگذر نہ کی جو اس سے ہو سکا

(باقی ص۸ کالم ۱)

ترسیل زر اور انتظامی کے متعلق مینیجر سے خط و کتابت کریں ٭

شمشاد احمد مرحوم

میرا چھوٹا بھائی مورخہ ۵ راگست ۱۹۵۲ء بروز منگلوار بوقت ½۱۱ بجے شب بعمر ۲۶ سال اٹھارہ ماہ کی طویل علالت کے بعد اپنے مولائے حقیقی سے جاملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عزیزم مرحوم بچپن سے بزرگوں کے فرمانبردار۔ ذہین اور مخلص احمدی تھے۔ کالج کی فضا میں قدم رکھا تھا کہ ٹی۔ بی کے ظالم مرض نے دبوچ لیا۔ اتنی طویل بیماری کے باوجود انتہائی عزم اور حوصلہ کا اظہار کیا۔ اور اس بیماری کے دوران میں بھی مجلس خدام الاحمدیہ کے سرگرم کارکن رہے۔ اور عیادت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ آخر میں والد صاحب کا سایہ سر پر سے اٹھ جانے کے باعث گھر میں کوئی نگران نہ تھا۔ عزیزم مرحوم گھر کے نظم و نسق کو بھی باحسن طریق چلاتے رہے۔

جولائی ۱۹۵۲ء میں طبیعت گرنی شروع ہوئی۔ اور کوئی علاج کارگر نہ ہوتا تھا ع مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی جسم کی طاقت جواب دے رہی تھی۔ سینے میں جلن۔ سانس کی تنگی اور بےچینی اور گھبراہٹ بڑھ گئی تھی۔ مگر یہ سب تکالیف مرحوم نے بہت خندہ پیشانی سے برداشت کیں۔

۵ راگست کی شام کو طبیعت کی خرابی کے باعث محلہ کی مستورات اور بچے اکٹھے ہوگئے۔ عزیزم مرحوم نے کہا۔ سب کلمہ پڑھو۔ اور خود بھی کلمہ پڑھا۔ نیز کہا کہ قرآن شریف پڑھو۔ اور سورہ یٰسین پڑھو۔ پھر کہا۔ کہ اپنے گھروں کو جاؤ۔ میں اپنے خدا کے پاس جانیوالا ہوں۔

مرحوم کے یہ آخری لمحات تھے۔ اسی طرح باتیں کرتے کرتے خاموش ہوگئے۔ اور اس دار فانی سے ہمیشہ کے لئے کوچ کرگئے ؎

پھول تو دو دن بہارِ جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ جو بن کھلے مرجھا گئے

(خاکسار بشارت احمد چودھری از راولپنڈی)

ایک غلط فہمی

میرے متعلق بعض حلقوں میں غلط فہمی ہوئی ہے۔ کہ میں جماعت سے الگ ہوگیا ہوں۔ خدا کے فضل سے میں احمدیت پر ایمان رکھتا ہوں۔ اور شب و روز بارگاہِ ایزدی سے مستدعی ہوں۔ کہ وہ مجھے مرتے دم تک ایمان اس پر قائم رکھے۔ (محمد طفیل بھینی بانگر دالاحال مقیم منٹگمری)

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت الفضل کا حوالہ ضرور دیں!

ذکرِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت سخت تاکیدی فرمان

"مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی تم پر فرض ہے۔ کہ اسکی بیعت میں داخل ہوجاؤ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے (مسلم)

یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں اور لائبریریوں کا پتہ روانہ فرمائیے۔ ہم یہاں سے اُن کو مناسب لٹریچر روانہ کردیں گے۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوایا کریں۔ وی۔ پی کا انتظار نہ کیا کریں۔ اس میں آپ کو فائدہ ہے۔ (مینیجر)

جماعت احمدیہ کے مخالفین تنظیم، مذہبی جوش اور تبلیغ اسلام میں انکا مقابلہ کرنے کی بجائے عیب جوئی۔ مخالفت اور تشدد کے ذریعے اسے مٹانا چاہتے ہیں

ان غیر اسلامی حربوں ہی کے نتیجہ میں اس جماعت کی طاقت میں اضافہ ہوا ہے اور اس کے عقائد اور بھی مستحکم ہو گئے ہیں

ملک کے مشہور نقاد شیخ محمد اکرام ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی کا اظہار حقیقت

ملک کے مشہور نقاد اور چشمہ کوثر اور کوثر موج کوثر غالب نامہ کے مصنف اور ارمغان پاک کے مؤلف شیخ محمد اکرام ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی اپنی کتاب "موج کوثر" میں جدید علم کلام کے بانیوں کے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر کرکے جماعت احمدیہ کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں :-

"اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ ان کی جماعت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اگرچہ مرزا صاحب کی وفات کے چندی سال بعد جماعت میں ایک مسئلے پر اختلاف ہو گیا۔ جس کی وجہ سے کئی قابل اور مخلص لوگ علیحدہ ہو گئے۔ لیکن جماعت کے اعداد و شمار سے ظاہر ہے۔ کہ اس میں کوئی نمایاں کمی نہیں ہوئی۔ اس کی ایک بڑی وجہ جماعت کا نظام اور منتظموں کا جوش و ولولہ ہے۔

ہندوستانی مسلمانوں میں کوئی مذہبی جماعت ایسی نہیں۔ جو اس قدر منتظم اور سرگرم عمل ہو۔ نئے تعلیم یافتہ لوگوں کو مادیت اور دنیا داری نے عملی کام کے قابل نہیں چھوڑا۔ اور پرانے علماء زمانے کی ضروریات سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ایک عالم جمود میں ہیں۔ ان کے مقابلہ میں احمدیہ جماعت میں غیر معمولی مستعدی۔ جوش خود اعتمادی اور باقاعدگی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ تمام دنیا کے روحانی امراض کا علاج ان کے پاس ہے۔

یہ اعتقاد غلط ہو یا صحیح لیکن اس نے ان کے کاموں میں ایک روح پھونک دی ہے۔ جو قادیانیوں کے بعض عجیب و غریب عقائد (؟) اور بانی کی بعض شخصی خصوصیات کے باوجود کئی لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہے۔

احمدی جماعت کے فروغ کی ایک اور وجہ ان کی تبلیغی کوششیں ہیں۔ مرزا صاحب اور ان کے معتقدوں کا عقیدہ ہے۔ کہ اب جہاد بالسیف کا زمانہ نہیں۔ بلکہ جہاد بالقلم اور جہاد باللسان یعنی تحریری اور زبانی تبلیغ کا زمانہ ہے۔ ان کے اس عقیدہ سے عام مسلمانوں کو اختلاف ہے۔ لیکن

واقعہ یہ ہے۔ کہ آج جہاد بالسیف کی اہلیت نہ احمدیوں میں ہے۔ نہ عام مسلمانوں میں ع

طاقت جلوہ سینا نہ تو داری و نہ من

عام مسلمان تو جہاد بالسیف کے عقیدے کا خیالی دم بھر کے نہ عملی جہاد کرتے ہیں۔ اور نہ تبلیغی جہاد۔ لیکن احمدی جنہوں نے جہاد بالسیف کے معاملے میں کھلم کھلا اور صاف صاف حالات حاضرہ کے سامنے سر جھکا دیا ہے۔ دوسرے جہاد یعنی تبلیغ کو ایک فریضہ مذہبی سمجھتے ہیں۔ اور اس میں انہیں خاصی کامیابی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ شاید یہ بھی صحیح ہے۔ کہ عام مسلمانوں نے جس انداز سے قادیانیوں کی مخالفت کی ہے۔ اس سے اس جماعت کو اتنا نقصان نہیں پہنچا۔ جتنا فائدہ۔

قرآن نے مسلمانوں بلکہ مسلمانوں اور دوسری قوموں کے درمیان فوقیت پانے کا طریقہ یہ بتایا تھا۔ کہ وہ نیک کاموں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جائیں۔ اور اللہ انہیں جزا دے گا۔ انسانی زندگی کا یہ اٹل قانون دور حاضر کے بعض مناظرین نے پوری طرح نہیں سمجھا۔ عیب جوئی۔ مخالفت اور تشدد سے دوسرے فرقوں اور جماعتوں کی ترقی بند نہیں ہو سکتی۔ جو فرد اپنی جماعت کی ترقی چاہتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ نیک کاموں میں دوسروں سے بڑھ جائے۔

ہمارے بزرگوں نے عام مسلمانوں کو نظم و نسق۔ مذہبی جوش اور تبلیغ اسلام میں مرزائیوں پر فوقیت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں سمجھائی۔ بلکہ بیشتر فتووں اور عام مخالفت سے فتنہ قادیان کا سدباب کرنا چاہا ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جب کسی قوم کے ساتھ بے جا سختی کی جائے تو اس میں ایثار اور قربانی کی خواہش بڑھ جاتی ہے چنانچہ جب کبھی عام مسلمانوں نے قادیانیوں کی مخالفت میں معمولی اخلاق۔ اسلامی تہذیب اور رواداری کو ترک کیا ہے تو ان کی مخالفت سے قادیانیوں کو فائدہ ہی پہنچا ہے۔ ان کی جماعت میں ایثار اور قربانی کی طاقت بڑھ گئی ہے اور ان کے عقائد اور بھی مستحکم ہو گئے ہیں

(موج کوثر ۱۹۵۲ء)

اس کے بعد جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

"احمدیہ جماعت کی تبلیغی کوشش صرف انگلستان تک محدود نہیں بلکہ انہوں نے کئی دوسرے ممالک میں اپنے تبلیغی مرکز کھولے ہیں دنیا کے مسلمانوں میں سب سے پہلے احمدیوں اور قادیانیوں نے اس حقیقت کو پایا ہے کہ اگرچہ آج اسلام کے سیاسی زوال کا زمانہ ہے لیکن عیسائی حکومتوں میں تبلیغ کی اجازت کی وجہ سے مسلمانوں کو ایک ایسا موقع بھی حاصل ہے جو مذہب کی تاریخ میں نیا ہے اور جس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہئیے۔ اگرچہ جو کام ابھی تک انہوں نے کیا ہے وہ کامیاب ابتدا سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ لیکن انہوں نے ہندوستانی مسلمانوں کے سامنے ایک نیا رستہ کھول دیا ہے جس کے ذریعہ وہ اپنے مذہب کی بڑی خدمت کر سکتے ہیں۔ اسلامی ہندوستان کے دوسرے اسلامی ممالک سے روابط قائم کر سکتے ہیں اور دنیائے اسلام میں وہ سربلندی اور درجہ حاصل کر سکتے ہیں جس کے وہ اپنی تعداد مذہبی جوش اور شاندار سیاسی روایات سے مستحق ہیں۔

اب روز بروز ہندوستانی مسلمان بھی اس خیال کے ہوتے چلے جاتے ہیں کہ اسلامی دنیا کی مصلحت اس میں نہیں . . . .

. . . .

. . . . ہندوستانی مسلمان ترکی یا مصر یا کسی اور مختصر سے اسلامی ملک کے "تابع مہمل" بنے رہیں۔ بلکہ اسلامی مصلحتوں کا تقاضا ہے کہ علمی اور تبلیغی بلکہ اقتصادی اور تمدنی امور میں بھی اسلامی ہندوستان دنیائے اسلام یا کم از کم اسلامی ایشیاء کی راہنمائی کرے یہ خیال قوم کے مطمح نظر کو بلند کر کے ایک نئی روحانی زندگی کا باعث ہو گا۔ لیکن اس کے ایک حصے کی عملی تشکیل سب سے پہلے احمدیوں نے کی ہے۔"

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ انڈین کانگرس کے سابق صدر مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن نے الہ آباد میں ایک جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے کہا کہ آزاد بھارت میں فرقہ دارانہ جماعتوں کیلئے کوئی جگہ نہیں اگر مسلم لیگ کے بچے کھچے عناصر باقی ہیں تو ان کے ذمہ دار بھارتی مسلمان ہیں انہیں چاہیے کہ وہ حکومت کا ہاتھ بٹائیں اور ان عناصر کو ختم کر دیں۔

محی الدین غازی کے تاثرات

(بقیہ صفحہ ۳)

ناسپاسی کا مظاہرہ ناسپاسی کا کس قدر گھناؤنا مظاہرہ ہے کہ ہم پاکستان کی خدمت وکالت اور ملت پاکستان کی ترجمانی کے جرم میں ان سے استعفے کا مطالبہ کر رہے ہیں وہ اگر ع

صد باغ و بہار داشت صلائے گل و گلشن

گر سنبل یک باغ بخیدیم نخیدیم

کہنے ہوئے کنارہ کش ہو گئے تب کیا ہو گا ہم کو ان کا جانشین مل سکے گا یا نہیں۔ اب تک کا تجربہ بتلاتا ہے کہ یہ امر مشتبہ ہے۔ اور اس سے زیادہ مشتبہ یہ ہے کہ وہ ان کی طرح وکالت و ترجمانی کر سکے گا یا نہیں (باقی)

پنجاب میں گیہوں کی قیمتیں گر رہی ہیں

راولپنڈی ۲۲ ستمبر پچھلے ہفتہ سے پنجاب میں گندم کی قیمتیں گر رہی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اول تو غیر ملکی گیہوں کی خاصی مقدار صوبے میں پہنچ چکی ہے۔ دوسرے مارکیٹ میں مکئی اور جوار وغیرہ بھی کثیر مقدار میں فروخت ہو رہی ہے۔ ضلع راولپنڈی میں گیہوں کی قیمت ساڑھے سات روپے فی من گر گئی ہے۔ جہاں اب گیہوں ۱۸ روپے فی من بک رہا ہے بر خلاف اس کے راشن کا نرخ بدستور گیارہ روپے ۱۲ آنے فی من ہے۔ افسران خوراک کا خیال ہے کہ عنقریب گیہوں کے ۲۷ ڈبے پہنچنے پر نرخ اور زیادہ گر جائے گا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷